شذرات

سجاول ضلع ٹھٹہ سندھ کے مشہور بزرگ سید عبدالرحیم شاہ کی زوجہ محترمہ بی بی صاحبہ نے اپنے حصہ کی کافی زرعی زمین وقف "محمد رحیم شاہ" کے نام سے وقف کی تھی اور وقف کی شرط یہ رکھی تھی کہ اس آمدنی سے شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے اسلامی فلسفہ کی نشر و اشاعت کی جائے۔ سیّد محمد رحیم شاہ، سید عبدالرحیم شاہ کے والد بزرگوار اور محترمہ بی بی صاحبہ کے خسر تھے۔

مذکورہ وقف کی مقرر کردہ شرط کو پورا کرنے کے لئے، حکومت کی منظوری سے ۱۹۶۳ء میں "شاہ ولی اللہ اکیڈمی" کا قیام عمل میں آیا۔ اور حیدرآباد سندھ کو اس کا اشاعتی مرکز بنایا گیا۔ اکیڈمی کو ایک خود مختار علمی ادارہ کی حیثیت دی گئی۔ اور اس کا شاہ ولی اللہ صاحب کے فکر اور فلسفہ سے لگاؤ رکھنے والے ارکان پر مشتمل ایک بورڈ ہے جو اکیڈمی کے تمام کاروبار کا ذمہ دار ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے محکمہ اوقاف مغربی پاکستان اور اب محکمہ اوقاف سندھ کی حیثیت ایک انتظامی نگراں کی ہے۔

اس اکیڈمی کا بڑا مقصد تو یہ تھا کہ شاہ صاحب کی تالیفات کو ان کی اصلی زبانوں اور ان کے تراجم کو دوسری زبانوں میں شائع کیا جائے اور ساتھ ہی یہ فیصلہ ہوا کہ اکیڈمی کی طرف سے اردو، سندھی اور انگریزی میں علمی مجلے بھی نکالے جائیں تاکہ شاہ صاحب کے فکر اور فلسفہ اور اکیڈمی کے علمی رجحان کو بروئے کار لانے میں ان سے مدد مل سکے

اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر جون ۱۹۶۳ء میں علمی ماہنامہ الرحیم کا اجراء ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس مجلہ کی مقبولیت کا یہ عالم رہا کہ برصغیر پاک وہند کے علاوہ یورپ کے مستشرقین بھی اس سے مستفید ہوتے رہے جس کے لئے اس کے پرانے پرچے شاہد ہیں۔

ماہنامہ الرحیم کی اشاعت کا یہ سلسلہ اگست ۱۹۶۸ء تک برابر باقاعدگی سے چلتا رہا، لیکن نہ معلوم کن وجوہات کی بناء پر رسالہ کو لاہور منتقل کیا گیا اور پھر دو اشاعتوں کے بعد ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ اور ہمیں ملک اور بیرون ملک سے بیسیوں خطوط اشاعت کے لئے پہنچتے رہے، لیکن انتظامی وجوہ کی بناء پر ہم مجبور تھے۔ بالآخر ون یونٹ کا خاتمہ ہوا اور اس کے خاتمہ کے ساتھ انتظامی نگراں میں تبدیلی ہوئی اور بورڈ کی طرف سے یہ فیصلہ ہوا کہ دو ماہناموں اردو، سندھی کی پھر سے اشاعت جاری رکھی جائے۔ اس سلسلے میں یہ ناسپاسی ہوگی اگر ہم محکمہ اوقاف سندھ اور اس کے ناظم اعلیٰ سید قطب علی شاہ صاحب کا ذکر نہ کریں جنہوں نے ذاتی دلچسپی لے کر ہر مرحلے میں اکیڈمی کی مدد فرمائی اور ممکن مدد دی اور مجلات کی اشاعت کی بھی اجازت دی۔

سندھی ماہنامہ تو الرحیم کے نام سے جاری ہو گیا ہے اور اب اردو ماہنامہ "الولی" کے نام سے عرض خدمت ہے۔ یہ نام کی تبدیلی انتظامی امور کی وجہ سے ہے۔ ورنہ سابق "الرحیم" اور اب کے "الولی" کی پالیسی اور معیار میں کوئی فرق محسوس نہ ہوگا۔

آخر میں ہمارا اپنے قدیمی قلمی معاونین سے استدعا ہے کہ جس طرح انہوں نے ماہنامہ الرحیم کو معیاری اور مقبول بنانے میں ہماری قلمی اعانت فرمائی تھی۔ اسی طرح "الولی" کے لئے بھی تعاون سے دریغ نہ فرمائیں گے۔

اس ماہ سندھ کے عظیم آفاقی شاعر حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ کا عرس ہو چکا۔ ہمیشہ کے دستور کے مطابق، شاہ صاحبؒ کے کلام "شاہ جو رسالو" کے سرود "سر یراگ" پر مذاکرہ بھی رکھا گیا تھا۔ جس کی صدارت کے فرائض مجھے سونپ دیئے گئے تھے۔ مذاکرہ کی دو نشستیں صبح اور شام میں رکھی گئی تھیں۔